غسل فرض ہونے کی حالت میں جسم کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جانے پر پانی کے مستعمل ہونے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12887

تاریخ اجراء: 07 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/26 جون 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس پر غسل فرض ہو، کیا اس کے جسم کا کوئی سا بھی بے دھلا حصہ پانی میں پڑنے سے وہ پانی مستعمل ہو جائے گا یا پھر اعضائے وضو میں سے کوئی عضو پانی میں پڑنے سے وہ پانی مستعمل ہو گا؟ اس میں درست مسئلہ کیا ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس پر غسل فرض ہو، چونکہ اس کے پورے جسم پر ہی حدث طاری ہوتا ہے لہذا بے غسلے شخص کے جسم کا کوئی بھی بے دھلا حصہ قلیل پانی مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ میں پڑ جائے تو وہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور وضو غسل کے قابل نہیں رہے گا۔

یاد رہے کہ مستعمل پانی سے مراد وہ پانی ہے جسے قربت کے ارادے سے یا پھر حدث دور کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو، لہذا بدن کے جس حصہ کے ساتھ حدث کا تعلق ہوتا ہے وہ حصہ جب بغیر دھوئے قلیل پانی میں پڑے گا تو اتنے حصہ سے حدث دور ہو گا اور وہ پانی مستعمل ہو جائے گا، اس سے وضو یا غسل جائز نہ ہو گا۔

مستعمل پانی کی تعریف تنویر الابصار مع الدر المختار میں یوں مذکور ہے: "ماء (استعمل ل) اجل (قربة)۔۔۔(أو لاجل (رفع حدث)" یعنی مائے مستعمل سے مراد وہ پانی ہے جسے نیکی یا حدث دور کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، ج 01، ص 198، مطبوعہ بیروت، ملتقطاً)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ مستعمل پانی کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "مائے مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حکمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی یا ظاہر بدن پر اُس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے

بدن پر اُسی امرِ ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب تطہیر یا اقامت قربت کر کے عضو سے جُدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہوا بلکہ روانی میں ہے۔۔۔۔ محدث نے تمام یا بعض اعضائے وضو دھوئے اگرچہ بے نیت وضو محض ٹھنڈ یا میل وغیرہ جُدا کرنے کیلئے یا اُس نے اصلا کوئی فعل نہ کیا، نہ اُس کا قصد تھا بلکہ کسی دوسرے نے اُس پر پانی ڈال دیا جو اُس کے کسی ایسے عضو پر گزرا جس کا وضو یا غسل میں پاک کرنا ہنوز اس پر فرض تھا مثلاً محدث کے ہاتھ یا جُنب کی پیٹھ پر تو ان سب صورتوں میں شکل اول کے سبب پانی مستعمل ہو گیا کہ اس نے محل نجاست حکمیہ سے مس کر کے اُتنے ٹکڑے کی تطہیر واجب کو ذمہ مکلف سے ساقط کر دیا۔“(فتاوی رضویہ، ج02، ص44-43، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: ”**جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔** اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔“(بہارِ شریعت، ج01، ص333، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی امجدیہ میں ہے: ”بے وضو کے اعضائے وضو میں سے کوئی عضو اگرچہ انگلی یا پورا یا ناخن اور جنب اور وہ حائض یا نفساء جو حیض و نفاس سے پاک ہو چکی ہے، مگر ابھی غسل نہیں کیا ہے، ان کا کوئی عضو بے دھلا ہوا اگر ماء قلیل یعنی دہ در دہ سے کم غیر جاری میں پڑ جائے، تو وہ سارا پانی مستعمل ہو گیا، جبکہ بغیر ضرورتِ شرعیہ پڑا ہو، اور وہ پانی وضو یا غسل کے قابل نہ رہا۔۔۔ پانی کے مستعمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک وضو یا غسل میں نیت شرط نہیں، لہذا **جس حصہ بدن کے ساتھ حدث کا تعلق ہے، وہ جب پانی سے ملاقی ہو گا، تو اتنے سے حدث مرتفع ہو جائے گا، اور جب اس پانی نے رفع حدث کیا تو مستعمل ہو گیا** کہ مستعمل ہونے کے لئے نیت رفع حدث شرط نہیں۔“(فتاوی امجدیہ، ج01، ص14، مکتبہ رضویہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net